بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

تصریحات

ماہ محرم الحرام اپنے جلو میں جہاں نئے سال کی آمد کا مژدہ لاتا ہے، وہاں کچھ غم ناک اور الم ناک یادوں کو بھی تازہ کر دیتا ہے کہ اس ماہ دو عظیم المرتبت ہستیاں نشانۂ ظلم و ستم بن کر دوسری دُنیا کی طرف کوچ کر گئیں، ان میں پہلی ذاتِ مقدسہ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے محترم رفیق وزیر، اور مومنوں کے امیر فارُوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے، اور دُوسری محترم شخصیت رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور حضرت فاطمہ رضؓ کے جگر گوشے حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ہے کہ اوّل الذکر نے یکم محرّم کو مدینۃ الرّسُول میں شہادت پائی اور ثانی الذکر دسؔ محرم کو میدانِ کربلا میں شہید ہوئے اور اندوہ و غم کے سائے اس وقت اور گہرے ہو جاتے ہیں جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان سے پہلے حسینؓ کے والد علیؓ ابن ابی طالب اور حسینؓ کے چچا عثمانؓ بن عفان بھی خود ان کی اور ان کے بہنوئی کی طرح ظالموں کے ہتھے چڑھ گئے اور جامِ شہادت نوش کر گئے، یہ الگ بات ہے کہ ہم انتہائی کرب و بلا اور غم و افسوس کے مواقع پر بھی مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دامانِ صبر ہاتھ سے نہیں چھوڑتے کہ آپ کا فرمان ہے :-

وَرِثْنَا الْعَفْوَ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ

وَوَرِثْنَا الصَّبْرَ مِنْ اٰلِ اَیُّوْبَ [1]

کہ دشمنوں کو معاف کرنا ہمیں آلِ یعقوبؑ سے اور مُصیبتوں پر صبر کرنا ہمیں

---

[1] شیعہ کتاب، فروع کافی، ج ۳، ص ۱۴۴، نول کشور

آلِ ایوبؑ سے ورثہ میں ملا ہے "

اور ہمیں یہ بھی احساس ہے کہ امیرالمومنین علی المرتضیٰؓ اور حضرت جعفر صادق نے یہ بھی فرمایا ہے :۔

اَلصَّبْرُ مِنَ الاِیْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ کَذٰلِکَ اِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الاِیْمَانُ [1]

کہ صبر کا ایمان سے وہی رشتہ ہے جو سر کا جسم سے کہ اگر سر کو جسم سے الگ کر دیا جائے تو جسم بے جان لاشہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر دامانِ صبر چھوٹ جائے تو ایمان باقی نہیں رہتا "

اور حضرت زین العابدینؒ فرماتے ہیں :۔

" لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَاصَبْرَ لَهٗ [2] (جو مصائب کے وقت صبر نہیں کرتا وہ مومن نہیں)"

وگرنہ ہم ان انتہائی غم واندوہ کے مواقع پر وہی کرتے جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور چچا زاد بھائی حضرت علیؓ نے آپ کی وفات کے بعد اشارہ کیا تھا :۔

" لَوْلَا اَنَّکَ اَمَرْتَنَا بِالصَّبْرِ وَنَهَیْتَنَا عَنِ الْجَزَعِ لَنَفِدْنَا عَلَیْکَ مَاءَ الشُّئُوْنِ " [3]

" کہ اگر آپ نے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا تو ہم آج رو رو کر اپنی آنکھوں کا پانی خشک کر دیتے "

اور اس فرمانِ مصطفویؐ کا فارسی ترجمہ بھی ایک شیعہ مصنف نے اپنی کتاب میں درج کر دیا ہے :۔

" حضرت فرمود کہ صبر کنید خدا عفو کند از شما و آزار مکنید مرا از گریہ و نالہ " [4]

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا۔ خدا تمہیں معاف کرے صبر کرو، اور گریہ وزاری سے مجھے تکلیف مت پہنچاؤ

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فرمان کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے :۔

---

[1] نہج البلاغہ ج ۲، ص ۱۶۵۔ [2] اصول کافی باب الصبر [3] الصافی شرح اصول کافی حصہ اول جز ۴ ص ۱۴۵

[3] نہج البلاغہ ج ۲ ص ۲۵۵ [4] جلاء العیون ص ۳۸

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النِّیَاحَۃِ وَالْاِسْتِمَاعِ اِلَیْھَا ۔ [1]

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے نوحہ و ماتم سے منع کیا ہے اور جن مجالس میں نوحہ و ماتم کیا جائے ان میں شرکت سے بھی روکا ہے۔

اور سُنّی کتابوں میں الفاظ یوں ہیں :۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ [2]

جس نے مصیبت و غم کے وقت چہرے پر طمانچہ زنی کی اور گریبان کو پھاڑا وہ ہم میں سے نہیں''

اور ابوسعید خدری رضؓ روایت کرتے ہیں :۔

'' قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ '' [3]

کہ حضورِ انور علیہ السلام نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سُننے والی پر لعنت کی ہے۔

اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو دُنیا دیکھتی کہ ہم رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھیوں اور جاں نثاروں اور رشتہ داروں کی مظلومانہ شہادتوں کے غم میں سینے چاک اور جگر شق کر لیتے۔

لیکن ان ہی رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بیٹے ـــــ جعفر صادقؒ آپ سے روایت کرتے ہیں :۔

'' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرْبُ الْمُسْلِمِ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ اِحْبَاطٌ لِعَمَلِہٖ '' [4]

''کہ مُسلمان کا مصیبت کے وقت پیٹنا اس کے اعمال کو ضائع کر دیتا ہے''

اور انھی حضرت جعفر اور ان کے اباّ حضرت باقر سے یہ روایت بھی آتی ہے جسے تقریباً تمام شیعہ کتب نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے :ـــــــ

ابن بابویہ بسندِ معتبر از امام محمد باقرؒ و امام جعفر صادق روایت کردہ است کہ حضرت رسُولؐ در ہنگامِ وفاتِ خود بحضرت فاطمہؓ گفت کہ چوں من بمیرم روئے خود را برائے من نخراش و گیسوئے خود را پریشان مکن و وا ویلا مگو و بر من نوحہ مکن و نوحہ گراں را مطلب وصبر پیش کن '' [5]

---

[1] شیعہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ ج ۴ ص ۲۶۴ روایت علیؓ بن ابی طالب [2] بخاری و مسلم
[3] ابوداؤد [4] نہج البلاغہ، ج ۲، ص ۱۷۸ [5] حیات القلوب ج ۲، ص ۵۳۸ ـ فروع کافی ج ۲، ص ۲۲۸ مطبع نول کشور جلاء العیون ص ۳۳

کہ ابن بابویہ با اعتماد سند کے ساتھ امام جعفرؒ اور امام باقرؒ سے روایت کرتا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت اپنی بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ جب میں مرجاؤں تو اپنے چہرے کو نہ نوچنا اور اپنے بالوں کو نہ بکھیرنا اور میری موت پر واویلا اور نوحہ و ماتم کرنے والوں کو بلانا بلکہ اس موقع پر صبر سے کام لینا :

اور رہ گئی بات تعزیوں وغیرہ کی تو خدا گواہ کہ اگر ان باتوں سے ہمیں روکا نہ گیا ہوتا تو ہم فاروق، عثمان، حیدر، حسین اور حمزہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت کے اظہار کی خاطر ہر ایک کے لیے الگ تعزیے بناتے اور نکالتے، لیکن خود امیر المومنین نے یہ کہہ کر قدغن لگا دی :

"مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا أَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ" [۱]

کہ جس نے قبر کو نیا بنایا، اس کی شبیہ تیار کی وہ دائرہ اسلام سے نکل گیا۔

اور ترمذی میں ایک روایت ہے :۔

لَعَنَ اللّٰهُ لِمَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ [۲]

کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس قبر کی زیارت کی جس میں کوئی دفن نہ ہو یعنی مصنوعی یا مثالی قبر۔

اسی لیے کسی امام محدث اور فقیہ سے خواہ وہ شیعوں کا ہو یا سنیوں کا۔ اس قسم کی کوئی روایت نہیں ملتی کہ انھوں نے نوحہ ماتم کیا ہو یا تعزیے نکالے ہوں، بہرحال اس بارہ میں ہر کوئی اپنی مرضی کا پابند ہے، اور اپنی سمجھ کے مطابق اپنے غم و افسوس کا اظہار کرتا ہے، ہم فرمانِ مصطفویؐ اور اہل بیت کی نصوص کی روشنی میں نوحہ ماتم اور تعزیہ سازی کو ممنوع سمجھتے ہیں اور ذکرِ مصائب پر صبر اور دعا کا سہارا لیتے ہیں اور کوئی نالہ و شیون سے اپنے غم کا اظہار کرتا ہے۔

آخر میں جہاں ہم رب قدیر سے اس ماہ حرام میں شہادت پانے والی ذوعظیم المرتبت شخصیتوں کی بلندئ درجات کے لیے دعا کرتے ہیں وہاں رب جلیل سے ان تمام شہداء کے نقش پا پہ چلنے کی توفیق بھی مانگتے ہیں جنھوں نے راہِ حق میں اپنی گردنوں کو کٹا دیا لیکن پائے ثبات و استقلال میں لغزش نہ آنے دی

---

[۱] شیعہ کتب۔ من لا یحضرہ الفقیہ ص ۶۵ [۲] ترمذی